# سکھوں اور مرزائیوں کی بہادری

## تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ

کسی سکھ نے ایک فرنگن کو ناحق قتل کر دیا تھا۔ سکھ لیگ میں اس پر بجائے نفرت کے قاتل کی تعریف کی گئی۔ اس پر الفضل نے ایک واجبی شکایتی نوٹ لکھا۔

"**سکھوں کی بہادری کی مثال** عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ سکھ ایک بہادر قوم ہے۔ حالانکہ یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے۔ سکھوں کے اندر وحشت۔ عاقبت نااندیشی اور اکھڑپن تو ضرور ہے مگر حقیقی شجاعت و بسالت قطعاً نہیں۔ اس کا تازہ ثبوت سنئے۔

پچھلے دنوں ایک ظالم اور نامرد سکھ سجن سنگھ نامی نے ایک بے گناہ عورت مسز کرٹس کو بلا وجہ نہایت ہی سنگدلی اور خونخواری سے موت کے گھاٹ اُتار دیا۔ اور اس کے دو ننھے ننھے بچوں کو نہایت بیدردی کے ساتھ زخمی کر دیا تھا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ سکھ قوم اس امر پر اظہار افسوس کرتی اور ندامت محسوس کرتی۔ کہ اس سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے ایسی بزدلی کا ثبوت دیا ہے۔ مگر سکھ لیگ کے اجلاس میں اس نابکار کی بہادری کے اعتراف میں رزولیوشن پاس کر کے ثابت کر دیا گیا ہے کہ سکھ من حیث القوم بہادری اور شجاعت کے حقیقی مفہوم سے بھی ناآشنا ہیں۔ چہ جائیکہ یہ صفات عالیہ ان کے اندر موجود ہوں۔ کیونکہ ایک بہادر آدمی کا ایسے بزدلانہ اور بہیمانہ حملہ کی تعریف کرنا تو درکنار اس کی مذمت سے بھی باز نہیں رہ سکتا۔"

(الفضل ۱۴۔ اپریل ۳۱ء صہ کالم ۲)

**مرقع** ہم بھی سکھوں کے اس فعل کو اُنہی لفظوں میں ذکر کئے جانے کے قابل جانتے ہیں جن میں الفضل نے کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس کے ہم قادیانی جماعت کو